قافلہ سالارِ تحریک ختم نبوت، سفیرِ اسلام



قائد اہلسنت
مولانا شاہ احمد نورانی

کا ایک

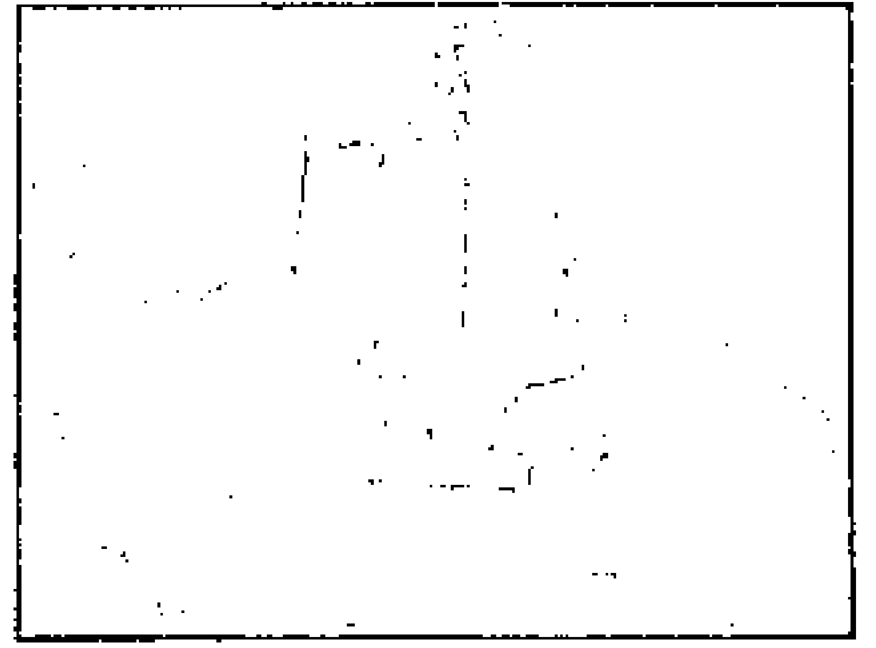
تہلکہ خیز انٹرویو

محمد محبوب الرسول قادری

بزم انوار رضا

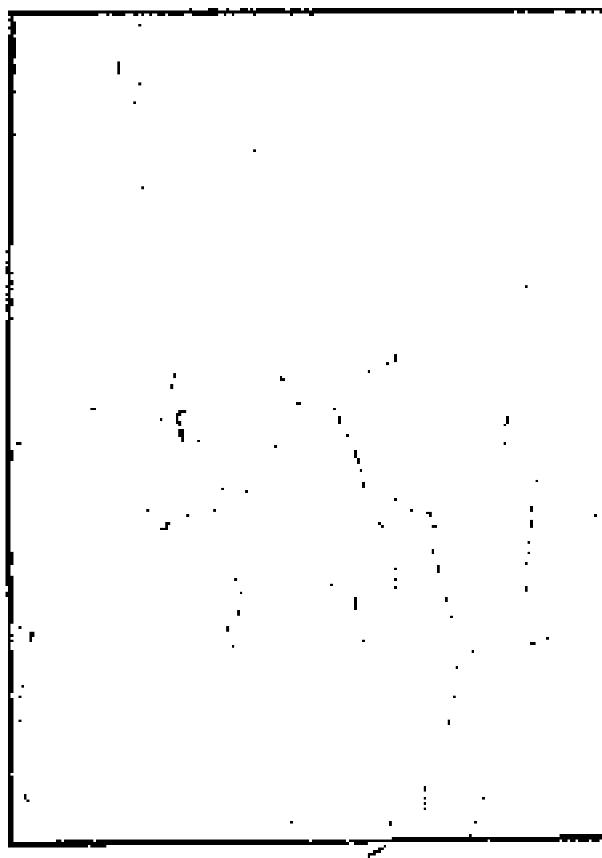
198/4 جوہر آباد پوسٹ کوڈ 41200 (پنجاب) فون: 0454-721787

فروری 1988ء سردار شہید پارک جوہر آباد میں
"قائدین' خادمین کی عدالت" میں حاضر ہیں

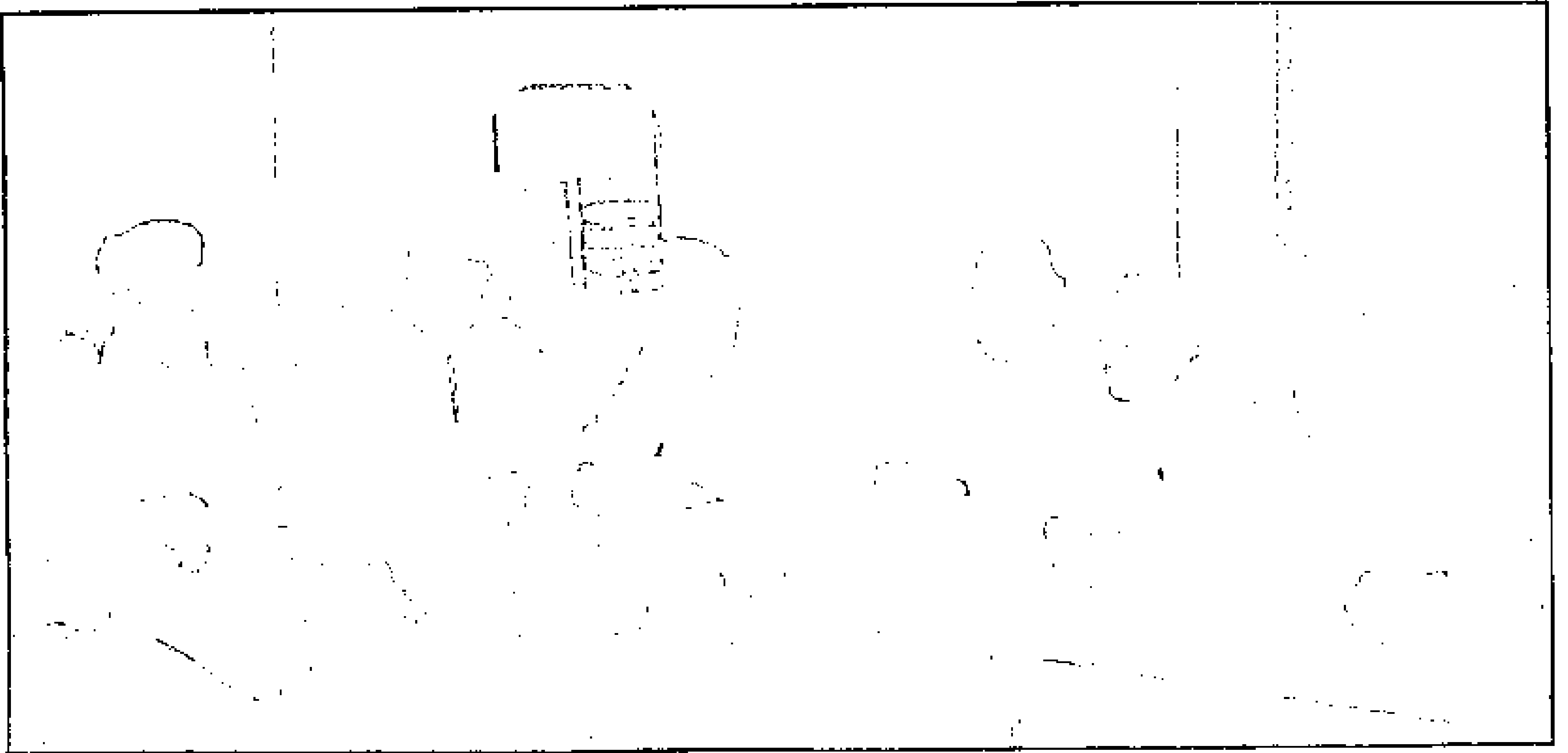




28 اکتوبر 2000ء تحریک ختم نبوت کے دو عظیم مجاہد

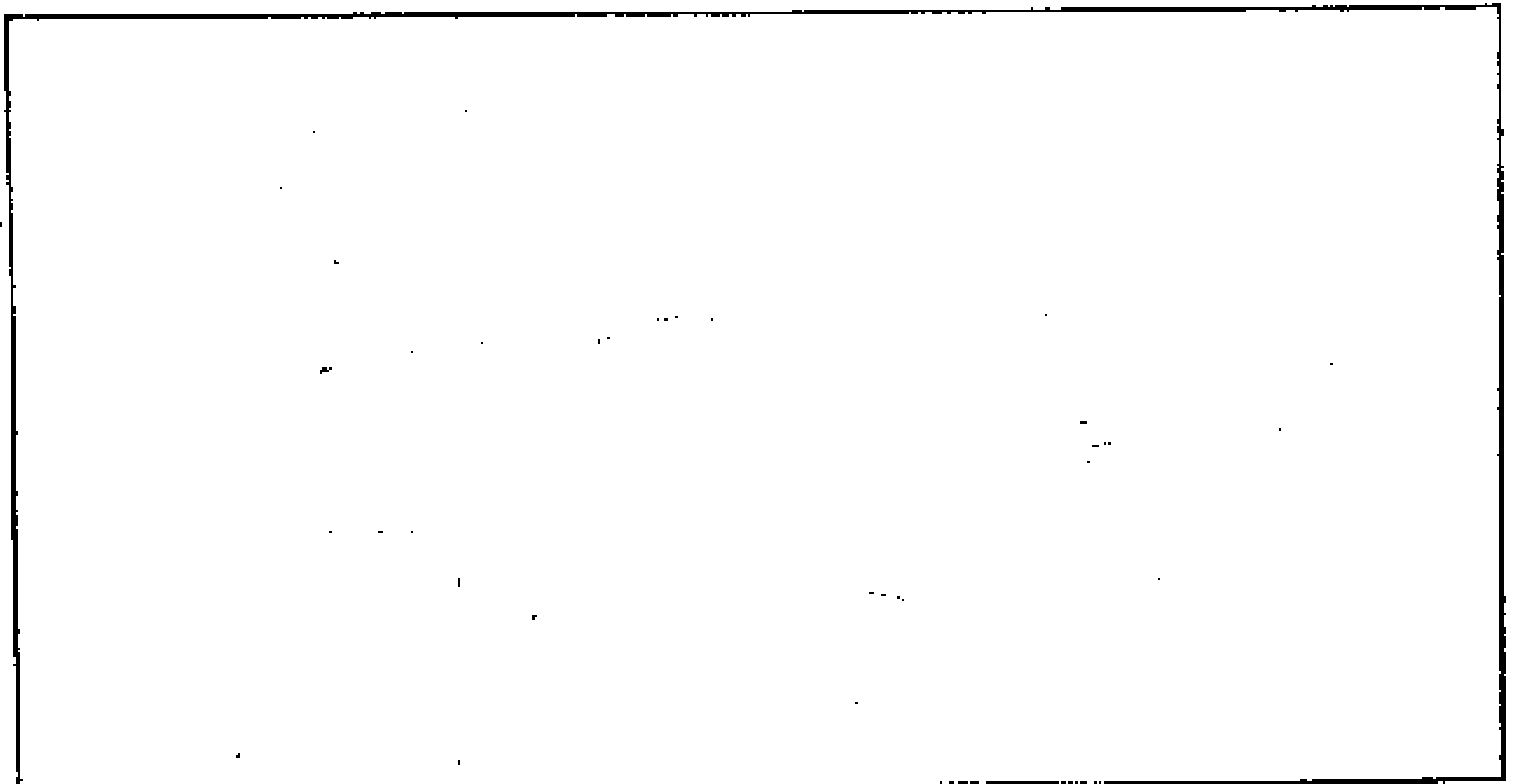


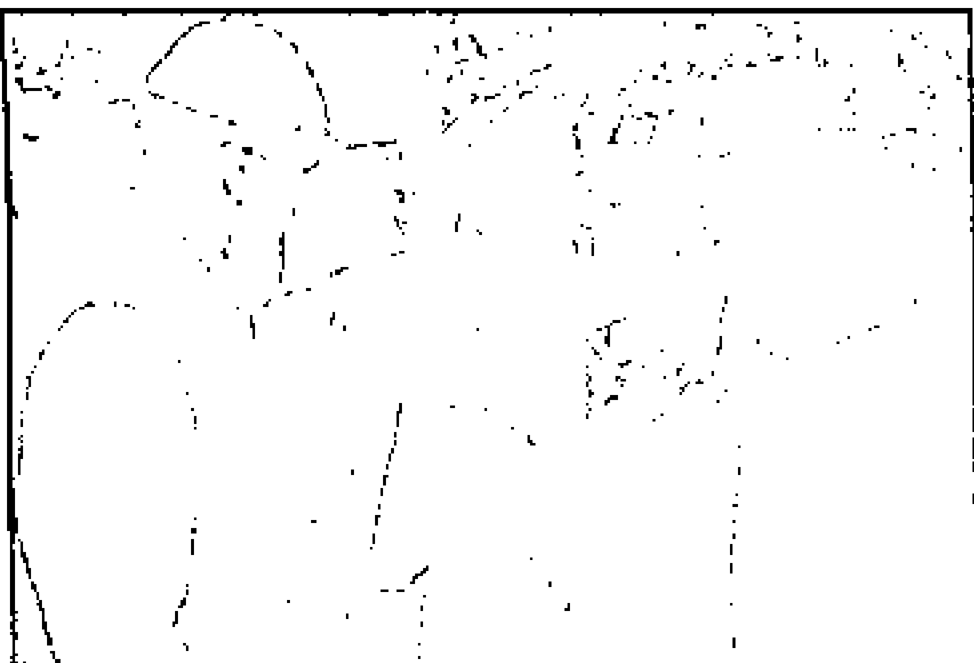
28 اکتوبر 2000ء
مجلس شوریٰ کے اجلاس میں باہمی گفتگو

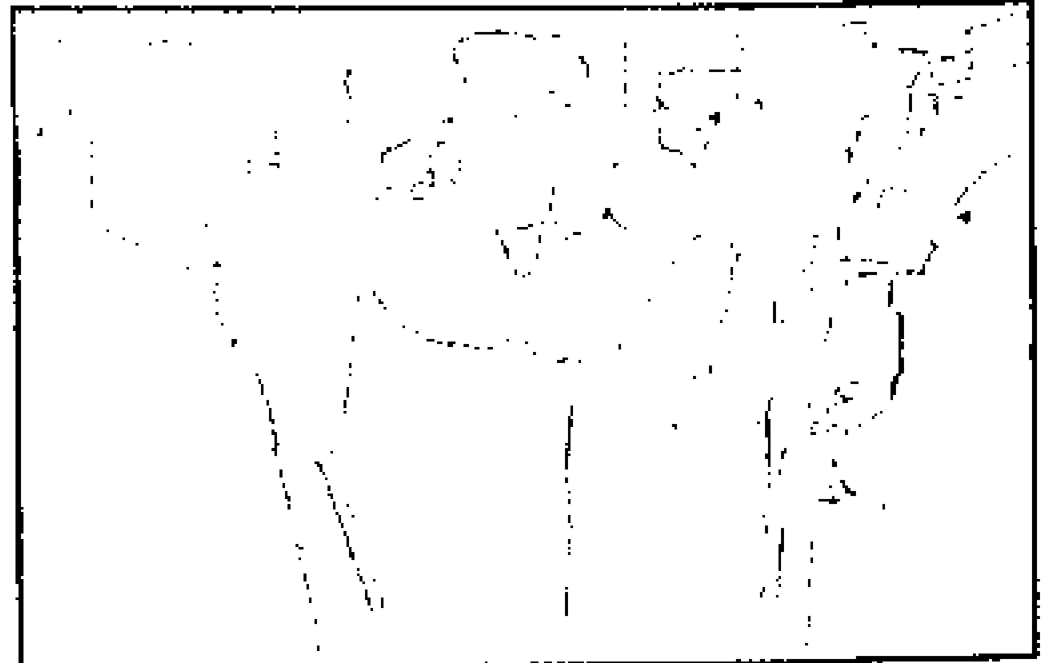


کراچی جولائی 2000ء ورلڈ اسلامک مشن دفتر میں پیر آف بھر چونڈی شریف' ملک محبوب الرسول قادری' مولانا قاضی احمد نورانی اور دیگر حضرات کی ملاقات

4 مئی 1984ء
میلاد مصطفیٰ چوک قائد آباد ضلع خوشاب میں
جلسہ کے بعد درود سلام
صاحبزادہ محمد اسماعیل فقیر الحسنی
ملک محبوب الرسول قادری
صاحبزادہ میاں افتخار احمد
اور حاجی فتح شیر اقراء







1997ء جامعہ اسلامیہ لاہور میں محقق العصر مفتی محمد خان قادری اساتذہ کرام کے ہمراہ قائد اہلسنت کا استقبال کر رہے ہیں سردار محمد خان لغاری اور ملک محبوب الرسول قادری ہمراہ ہیں جبکہ میاں غلام شبیر قادری مصافحہ کر رہے ہیں

قافلہ سالارِ تحریک ختم نبوت، سفیر اسلام

قائد اہلسنت

مولانا شاہ احمد نورانی

کا ایک

تہلکہ خیز انٹرویو

محمد محبوب الرسول قادری

بزم انوار رضا

198/4 جوہر آباد پوسٹ کوڈ 41200 (پنجاب) فون: 0454-721787

بسم الله الرحمن الرحيم

اقرأ باسم ربك الذي خلق

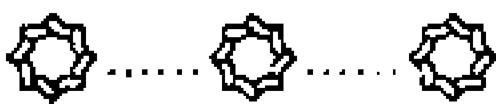
خلق الإنسان من علق

اقرأ وربك الأكرم الذي علم بالقلم

علم الإنسان ما لم يعلم

القرآن الحكيم

نقش ١٣٩٦



ما كان محمد أبا أحد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين وكان الله بكل شيء عليما

١٤١٠

حرف اوّل

تحریک ختم نبوت کے قافلہ سالار حضرت قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی نے مورخہ 5 اگست 1999ء 9 بجے شب کو کمال شفقت فرماتے ہوئے انٹرویو کے لیے وقت مرحمت فرمایا۔ راقم اپنے ہمدم دیرینہ برادرم محمد تنویر قریشی اور اپنے بہت پیارے برادر عزیز ملک محمد فاروق اعوان کے ہمراہ مولانا نورانی کی رہائش گاہ واقع بوری بازار کراچی صدر، حاضر ہوا۔ نہایت پر تکلف اور انتہائی پر خلوص کھانے کے بعد مفصل نشست ہوئی جس میں راقم کو اپنے ہر دو ساتھیوں کا بھرپور تعاون حاصل رہا۔ جس پر تہہ دل سے ان کا ممنون ہوں۔

اس ملاقات میں مولانا نورانی کی شخصیت میں پنہاں بے شمار خوبیاں کھل کر سامنے آئیں۔ بلاشبہ وہ ایک زیرک عالم دین اور صاحب تقویٰ شیخ طریقت' گہرا مطالعہ رکھنے والے جید اور اپنی مثال آپ خطیب' عظیم دانشور' پر حکمت مصلح و مبلغ' صاف ستھرے اور کھرے سیاست دان' پیغمبر امن و رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن حکیم کے عاشق صادق' تحریک ختم نبوت کے قافلہ سالار اور تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیرو ہیں۔ مہمان نوازی' شفقت اور محبت کا سنگم ہیں۔ وہ ایک با اصول انسان ہیں لیکن بدقسمتی سے ''کچھ لوگوں'' کو ان کی اصول پسندی' پسند نہیں آتی۔ سچ یہ ہے کہ مولانا شاہ احمد نورانی

جلال و جمال کے پیکر حسین ہیں۔ اسی لیے تو

ے نازم بچشم خود کہ جمال او دیدہ است

یہی وہ خوبیاں اور اوصاف ہیں جن کی بناء پر مولانا نورانی نے ہمارے دل میں گھر کرلیا ہے اور کسی نے بالکل سچ کہا تھا کہ

کب نکلتا ہے کوئی دل میں اتر جانے کے بعد
اس گلی کی دوسری جانب کوئی رستہ نہیں

غبار راہ حجاز

محبوب قادری

17 نومبر 2000ء

صدر

اسلامک فرینڈز پاکستان

بزم انوار رضا

198/4 جوہر آباد پوسٹ کوڈ 41200

فون نمبر 0454-721787



ادارہ معین الاسلام بیربل شریف کی خصوصیات

مڈل، میٹرک، ایف اے اور بی۔ اے پاس طلبا کے لیے

خوشخبری

ادارہ مُعین الاسلام اور مُعین اسلامک اکیڈمی کے ہر طالب علم کو حفظ و تجوید کے ساتھ ساتھ مڈل، میٹرک، ایف۔ اے، بی۔ اے، ایم۔ اے، فاضلِ عربی اُردو، فارسی اور درسِ نظامی کی تعلیمات کا نظام موجود ہے۔ دار العلوم کو درسِ نظامی کے ماہر اساتذہ کی سرپرستی حاصل ہے جو شبانہ روز محنتِ شاقہ سے طلبہ میں علم کا نور پھیلا رہے ہیں۔ نیز تجوید و قرأت کا دو سالہ کورس مستند قرأ حضرات کی زیرِ نگرانی کرایا جاتا ہے۔

تمام کلاسیں جاری ہیں مستند قراء اور محنتی اساتذہ مصروف کار ہیں

خصوصیات: پاکیزہ دینی اور رُوحانی ماحول، قیام و طعام کا اعلیٰ انتظام، مفت تعلیم، نظم و ضبط کی پابندی، نماز باجماعت کی پابندی، تابناک مستقبل کی ضمانت، مستند اور تجربہ کار اسٹاف

نوٹ: داخلہ ٹیسٹ کے ذریعے ہوتا ہے۔

ہر طالب علم کے لیے حفظ قرآن لازمی ہے، داخلہ میرٹ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے جبکہ مڈل اور میٹرک پاس طلبا کو ترجیح دی جاتی ہے۔ مڈل پاس طلبا ۳۱ مارچ کے بعد اور میٹرک کا داخلہ میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوتا ہے۔

پروفیسر
محبوب حُسین چشتی
بانی و شیخ الجامعہ

فون نمبر 04523-799592

ادارہ معین الاسلام (رجسٹرڈ) **بیربل شریف** مرتضیٰ آباد ضلع سرگودھا

الاھداء

غازیٔ تحریک ختم نبوت

فاتح تختہ دار، مرکزی صدر

جمعیت علماء پاکستان

حضرت مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی

کے نام

کہ جنہوں نے اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ دین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفاذ اور سربلندی کے لیے وقف کیا جن کی جوانی تحریک پاکستان، تحریک نظام مصطفیٰ صلی اللہ وآلہ علیہ وسلم اور تحریک ختم نبوت کے لیے شبانہ روز عملی جدوجہد میں گذری، جس مرد حر نے پاکستان میں 20 جنوری 53ء کو کراچی میں منعقد ہونے والے آل مسلم پارٹیز کنونشن میں سب سے پہلے ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے کی جرأت کرتے ہوئے یہ مطالبات پیش کیے کہ

☆ وزیر خارجہ سر ظفر اللہ قادیانی کو برخاست کیا جائے۔

☆ قادیانیوں کو کافر اقلیت قرار دیا جائے۔

☆ قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے الگ کیا جائے۔

وہ مردِ خدا مست کہ جس کے دن ملک وقوم کی راہنمائی اور راتیں ذکرِ الٰہی میں گذرتی ہیں۔اور جو اس وقت 85 سال کی عمر میں بھی پوری قوت اور جوانمردی سے یہ نعرۂ مستانہ بلند کرتا ہے کہ۔

کیا عشق نے سمجھا ہے کہ حسن نے جانا ہے
ہم خاک نشینوں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے

خدا کرے ہم ان کی زیرِ قیادت اس پاک سرزمین پر نظامِ مصطفیٰ ﷺ کی بہار دیکھ سکیں آمین۔

غبارِ راہ حجاز

ملک محبوب الرسول قادری

198/4 جوہر آباد

فون: 0454-721787

18 نومبر 2000ء

شام چھ بجے

حال شہر داتا لاہور

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا

مولانا الشاہ احمد نورانی کی پسند

اسم گرامی: شاہ احمد نورانی

ولدیت: حضرت مولانا شاہ محمد عبد العلیم صدیقی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ پیدائش: ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ مطابق یکم اپریل ۱۹۲۶ء

مقام ولادت: میرٹھ شہر یوپی ہندوستان

پسندیدہ کتاب: قرآن کریم

پسندیدہ لباس: سفید

پسندیدہ رنگ: سبز

پسندیدہ زبان: عربی

پسندیدہ ملک: حرمین شریفین حجاز مقدس

پسندیدہ شہر: مکہ معظمہ و مدینہ منورہ

پسندیدہ پھل: کھجور

پسندیدہ پھول: گلاب

پسندیدہ شخصیت: والد ماجد رحمہ اللہ

پسندیدہ شعر: واجمل منک لم ترقط عینی واحسن منک لم تلد النساء

پسندیدہ شاعر سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

پسندیدہ مقرر والد ماجد رحمہ اللہ

پسندیدہ موضوع [illegible]

پسندیدہ ڈش دال چاول

پسندیدہ مشروب سبز چائے

دستخط: مختصر [illegible]

۲۱ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ

نزیل کراچی

5 اگست 1999ء جمعرات

گیارہ بجے شب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سفیر اسلام قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ العالی کا نام ساری دنیا میں ایک عظیم روحانی پیشوا' جید عالم دین' بالغ نظر محب وطن سیاست دان اور صاحب بصیرت مبلغ اسلام کے طور پر جانا اور پہچانا جاتا ہے۔ وہ توکل' استغناء سادگی' متانت' اخلاص' للّٰہیت کا پیکر ہیں۔ انہوں نے علمی' روحانی' تحقیقی' سیاسی' سماجی اور تبلیغی محاذوں پر گراں قدر خدمات سرانجام دیں میرزائیوں کو پاکستانی پارلیمنٹ میں غیر مسلم اقلیت قرار دلوانا مولانا نورانی کا عظیم کارنامہ ہے۔

مولانا نورانی اپنے والد گرامی' خلیفۂ اعلیٰ حضرت بریلوی' سفیر اسلام حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمتہ اللہ علیہ کے صحیح وارث اور حقیقی جانشین ہیں۔ جنہوں نے جنوبی امریکہ میں قادیانیت کے خلاف 1935ء میں جہاد کیا تھا اور پھر ان کے بعد مولانا نورانی نے 1965ء میں سرینام جنوبی امریکہ میں طویل عرصہ قیام کر کے اس انڈین فتنہ کی سرکوبی کے لیے موثر جدوجہد فرمائی کئی مرتبہ مناظروں تک نوبت آئی آپ کو فتح اور شیطان کے چیلوں کو شکست نصیب ہوئی۔ اور پھر مولانا نورانی کے نام ہی سے قادیانی گرو گھبرانے لگے۔ تحریک ختم نبوت کے دوران علمائے اہلسنت کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے شاہ فریدالحق نے بالکل درست کہا تھا کہ

''مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری' مولانا سید محمد علی رضوی اور اس ضعیفی اور علالت میں مولانا ذاکر صاحب نے جو کردار ادا کیا وہ تاریخ کے اوراق میں

سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ بقول مولانا نورانی کے کہ انہوں نے تین ماہ کے دوران تقریباً پنجاب کے علاقہ میں چالیس ہزار میل کا دورہ کیا۔ رات رات بھر دورے کرتے رہے' تقریریں کیں۔ مسلمان اہل سنت کو حقائق سے روشناس کرایا اور پھر اسمبلی کی کمیٹی اور رہبر کمیٹی میں فرائض انجام دیے۔ سینکڑوں کتابوں کا مطالعہ کیا' ان کے محضر نامہ کے جواب کی تیاری کی۔ مولانا عبدالمصطفی الازہری' مولانا محمد علی رضوی اور مولانا ذاکر نے سوالات اور جوابی سوالات تیار کیے۔ مسلسل مہینوں اجلاس میں شرکت کے لیے اسلام آباد میں مقیم رہے۔''

1978ء میں آپ نے کیپ ٹاؤن (جنوبی افریقہ) میں ''اسلام عہد جدید کے چیلنج قبول کرتا ہے'' کے عنوان سے مدلل و مفصل خطاب کیا تو کیپ ٹاؤن کے میئر نے آپ کو بھی ''سفیر اسلام'' کا خطاب پیش کیا۔

قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ کے طور پر گذشتہ تیس سال سے وطن عزیز میں نفاذ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تحفظ مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے برسرپیکار ہیں۔ اللہ کرے ان کی قیادت میں ہم اس دھرتی پر اللہ کے مقدس نظام کی بہار دیکھ سکیں۔ تحریک ختم نبوت کے حوالے سے مولانا شاہ احمد نورانی کا انٹرویو پیش نظر ہے۔

محبوب قادری

6 اگست 1999ء حال کراچی

سوال: ابتدائی تعلیم کہاں حاصل کی؟

جواب: اپنے آبائی شہر میرٹھ میں۔ وہیں قرآن کریم حفظ کیا اس وقت میری عمر گیارہ سال تھی وہیں درس نظامی پڑھا ہمارے استاذ محترم حضرت استاذ العلماء مولانا غلام جیلانی میرٹھی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ جب میری دستار بندی ہوئی اور مجھے دستار فضیلت عطا کی گئی تو اس تقریب میں حضرت مفتی اعظم ہند مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی، حضرت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی، حضرت والد ماجد سفیر اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم میرٹھی صدیقی اور میرے استاذ گرامی حضرت مولانا غلام جیلانی میرٹھی (رحمتہ اللہ علیہم اجمعین) جیسے مقتدر اور جید حضرات شریک تھے۔

سوال: قادیانیت کے رد میں کام کرنے کا احساس کیسے بیدار ہوا اور آپ نے اس سلسلہ میں کیا جدو جہد فرمائی؟

جواب: قادیانیت پچھلی صدی کا منحوس فتنہ ہے جس نے اسلام کے نام پر مسلمانوں کو کافر بنانے کا کام سنبھال رکھا ہے مرزا قادیانی 1908ء میں مرا۔ اور پچھلی صدی کا وہ سب سے بڑا فتنہ پرور شخص تھا۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بے ادبیاں، گستاخیاں کیں۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں اس کا عقیدہ وہ نہیں جو ایک مسلمان کا ہونا چاہیے۔ اس نے خدا کا وجود اس انداز میں بیان کیا جیسے ہندوؤں وغیرہ کا تصور ہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا بارہا انکار کیا۔ اس نے درجنوں دعوے کیے وہ ایک مخبوط الحواس اور فاتر العقل شخص تھا۔ وہ کہتا تھا کہ "میں ہی محمد اور میں ہی احمد ہوں۔" لیکن اس کو بے وقوف، احمق، جاہل اور بے عقل لوگوں نے اپنا سب کچھ مان لیا۔ بلکہ جو کچھ وہ بکتا گیا وہ مانتے گئے۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ فتنہ، ہندوستان میں

انگریزوں نے برپا کیا۔ ان کا پیسہ اور پلاننگ تھی۔ یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے اور مرزا خود ملکۂ برطانیہ کے گن گاتا تھا۔ میرے حضرت والد ماجد' خلیفہ اعلیٰ حضرت سفیر اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم میرٹھی صدیقی (رحمتہ اللہ علیہ) چونکہ ایک مبلغ و مصلح تھے۔ انہوں نے ساری زندگی خدمت دین میں گذاری۔ جنوبی امریکہ میں انہوں نے مرزایت کے خلاف عملی جہاد کیا۔ تبلیغ دین کے لیے سب سے پہلے 1935ء میں وہ سرنیام (جنوبی امریکہ) گئے ان کے ہاتھ پر الحمدللہ ایک لاکھ افراد نے اسلام قبول کیا۔

ختم نبوت کا عقیدہ مسلمانوں کے درمیان ایک متفقہ اور اجتماعی عقیدہ ہے اور سب کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ختم نبوت کا منکر کافر اور مرتد ہے۔ اس امت میں فتنہ ارتداد اور فتنہ انکار ختم نبوت کو بیخ و بن سے اکھاڑنے والے سب سے پہلے اور سچے عاشق رسول حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفۂ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے' انہوں نے ہر مصلحت کو بالائے طاق رکھ کر فتنہ ارتداد' فتنہ انکار ختم نبوت کی سرکوبی کی' مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں ہزاروں صحابۂ کرام شریک ہوئے' جن میں سینکڑوں حفاظ و قراء قرآن بھی تھے' اور بالآخر مسیلمہ کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ برصغیر میں متنبی قادیان کے خلاف بھی علماء حق نے کفر و ارتداد کے فتاویٰ جاری کئے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی' اعلیٰ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی' مولانا لطف اللہ علی گڑھی اور دیگر تمام مکاتب فکر کے اکابر علماء نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر کی' علماء حق نے مناظرے اور مباہلے کے چیلنج دیئے اور قبول کئے' یہی وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی محض ایک چھوٹی سی تعداد کو اپنا ہمنوا بنانے میں کامیاب ہو سکا اور امت مسلمہ کا سواد اعظم اس فتنے میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہا۔

تو چونکہ میرے والد گرامی کا موضوع رد قادیانیت و مرزائیت تھا۔ ایک حوالے

سے تو یہ موضوع مجھے ورثہ میں ملا۔ اور پھر اس موضوع کا مطالعہ انسان کے ضمیر کو جھنجوڑتا ہے۔ انسان سوتے سے جاگتا ہے اسے احساس ہوتا ہے کہ اے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام' اٹھ اور جاگ' تیرے ہوتے ہوئے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخ کیسے جرأت و جسارت کے ساتھ دندنا رہے ہیں۔ یہ قادیانی سیاہ بخت اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ختم کر کے ہندوستان کے جھوٹے نبی کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

ایسے میں ہر صاحب ایمان کا فرض ہے کہ وہ اٹھ کھڑا ہو اور میدان میں کود پڑے۔ اس فتنہ کی سرکوبی ہر بڑے فریضے سے اہم فریضہ ہے۔ یہ ایسا زہر ہے جو گڑ کی شکل میں کھلانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔

ایسے حالات میں بہت ضروری ہے کہ فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لیے موثر اقدام اٹھائے جائیں۔ مرزا قادیانی 1908ء میں مرا۔ وہ اپنی موت مرا۔ اس کی موت بدترین قسم کی موت تھی وہ ہیضہ میں مبتلا ہوا۔ اور علماء عصر کے چیلنج کا مقابلہ نہ کر سکا۔ سانپ مر گیا لیکن لکیر ابھی باقی ہے۔

اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے سب سے پہلے ہمارے بزرگوں اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی' حضرت اقدس پیر مہر علی شاہ گولڑوی' امیر ملت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری جیسے بزرگوں نے ابتدائی ایام میں میرزائیت کا محاسبہ کیا اور بعد میں اور لوگ بھی اس قافلہ میں شامل ہوتے چلے گئے۔

تو میں نے عرض کیا کہ میرے والد گرامی حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم میرٹھی رحمتہ اللہ علیہ نے سرینام (جنوبی امریکہ) میں اس فتنہ کے خلاف جہاد کیا اور پھر میں بھی کچھ عرصہ

وہاں رہ کر خدمت کرتا رہا۔ قادیانی پاکستان میں ربوہ کو ''منی اسرائیل'' بنانا چاہتے تھے اس سلسلہ میں ہم نے بھی پلاننگ کی اور ہر موڑ پر اس فتنے کا تدارک کیا۔ 1952ء کی تحریک ختم نبوت میں کراچی میں حضرت مولانا عبدالحامد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر جید علماء کرام کے ساتھ شریک رہا۔ پاکستان آنے کے بعد سب سے پہلا بیان قادیانیت کے خلاف جاری کیا اور اس بے دین ٹولے کے خلاف کام کرتے رہنا ہی ایمان کا تقاضا ہے۔ پھر 30 جون 1974ء کو قومی اسمبلی کے فلور پر یہ تاریخی قرارداد بھی اللہ تعالیٰ نے اس گناہ گار کو پیش کرنے کی سعادت بخشی۔

اس قرارداد پر حزب اختلاف کے 22 ارکان نے دستخط کیے۔ بعد میں یہ تعداد بڑھتی گئی۔ حتیٰ کہ 37 ہو گئی۔

قسمت کی بات ہوتی ہے اللہ تعالیٰ جس سے چاہے کام لے لے اور جس کو چاہے محروم کر دے عبدالولی خان جیسے افراد نے بلاتردد صرف ہمارے کہنے پر فوراً دستخط کر دیئے غوث بخش بزنجو نے کوئی اعتراض نہ کیا اور بلا تامل دستخط کر دیئے۔ لیکن جمعیت علماء اسلام کے مولوی غلام غوث ہزاروی اور مولوی عبدالحکیم بار بار کہنے کے باوجود یہ سعادت حاصل نہ کر سکے۔

بہر حال 30 جون 74ء کی اسی قرارداد کے نتیجے میں تحریک ختم نبوت چلی۔ جو اس قدر کامیاب ہوئی کہ بالآخر پارلیمنٹ نے بھی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

الحمد للہ علی ذالک

سوال: 1953ء کی تحریک ختم نبوت کیسے شروع ہوئی؟

جواب: مرزا قادیانی کی کتابوں اور جعلی نبوت کا ایک مقصد مسلمان کے سینے سے جذبۂ جہاد کو ختم کرنا بھی تھا۔ وہ خدا کی نہیں بلکہ انگریز کی خوشنودی کے لیے جدوجہد کرتا رہا۔ پاکستان بننے کے بعد منکرین جہاد نے فوج میں بھرتی ہونا شروع کر دیا اور ایک سازش کے تحت ملک کی کلیدی آسامیوں پر پہنچ گئے۔ وہ ملک کو قادیانی اسٹیٹ بنانا چاہتے ہیں اسی غرض سے انہوں نے فوج اور دیگر محکموں میں اثر رسوخ بڑھانا شروع کر دیا ہے لیکن وہ اس راز کو زیادہ دیر تک چھپا نہ سکے بلکہ مرزا بشیر الدین محمود کے نام نہاد بیٹے اور جانشین نے کہا کہ ہم بلوچستان میں منتظم کام کرنا چاہتے ہیں۔ ہم یہاں میرزائی حکومت قائم کریں گے۔ بس پھر مسلمان الرٹ ہو گئے اور ان کے خواب مٹی میں ملا دیئے۔ چوہدری سر ظفر اللہ ڈسکہ کا قادیانی تھا۔ ملک کا وزیر خارجہ بن بیٹھا۔ اس کو انگریزوں نے سازش کر کے وزیر خارجہ بنوایا۔ پھر اس نے وزارت خارجہ میں قادیانی بھرتی کرنے شروع کئے اور اپنے اثر و رسوخ سے قادیانیوں کو ملک کے دیگر محکموں میں بھرتی کروایا۔ اس نے عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف کھلم کھلا تقریریں کیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف زہر اگلا۔ 1952ء میں جہانگیر پارک کراچی میں اس نے ہرزہ سرائی کی اور مسلمان نوجوانوں کے احتجاج پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا آنسو گیس پھینکی۔ اور یہاں سے 1953ء کی تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا جس کی قیادت حضرت مولانا ابوالحسنات سید احمد قادری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمائی ہزاروں کفن بردار نوجوان جانیں قربان کرنے کے لیے سڑکوں پر نکل آئے۔ جیلیں بھر گئیں اور جیلوں میں مزید جگہ نہ رہی۔ حکومت وقت نے بے بسی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مارشل لاء نافذ کر دیا۔ اسی زمانے میں ایک عدالت نے مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی، مولانا محمد خلیل احمد

قادری (فرزند حضرت مولانا ابوالحسنات قادری علیہ الرحمۃ) اور مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کو سزائے موت سنائی۔ ملک گیر احتجاج کے پیش نظر اس پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔ ان کی سزائے موت ملتوی ہوتی گئی حکومت مارشل لاء لگا کر مظاہروں کی روک تھام میں کامیاب ہوگئی اس تحریک میں کئی سو نوجوانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا پولیس اور فوج کی گولیوں کا نشانہ بنے۔ اور پھر ملک میں حکومت تبدیل ہوگئی اور کچھ عرصہ کے لیے قادیانیت دب گئی۔ مطالبہ تو مسلمانوں کا یہ تھا کہ امت کے جسم میں قادیانیت ایک زہریلا پھوڑا ہے ناسور ہے اس کو کاٹو۔ لیکن یہ مطالبہ تسلیم نہ کیا گیا۔ قوت اور طاقت سے سوچوں پر کب پہرے بٹھائے جا سکتے ہیں۔ یہی ہوا کہ پھر دوبارہ 1974ء میں تحریک چلی اور اللہ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی۔

سوال: جمعیت علماء پاکستان کب اور کیسے معرض وجود میں آئی؟ اور آپ کب سے صدر کے عہدہ پر فائز ہیں؟

جواب: 1970ء میں قومی اسمبلی کے انتخابات کا اعلان ہوگیا۔ JUP کے بزرگوں جو زیادہ تر علماء اور مشائخ پر مشتمل تھے مراقبوں میں اور ختم شریف وغیرہ میں مصروفیت زیادہ رکھتے تھے ان کو وقت نے جھنجھوڑا۔ انہیں احساس ہوا کہ متاع کارواں لٹ رہا ہے۔

مراقبے سے بیدار ہوئے۔ خانقاہوں سے باہر آئے پاکستان بننے کے 23 سال بعد یہ خیال آیا۔ 70ء میں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سنی کانفرنس کر کے فیصلہ کیا کہ ہمیں سیاست میں حصہ لینا ہے۔

مراقبہ طویل تھا۔ جبکہ ہمارے بزرگ تو اس وقت سے بہت پہلے بلکہ پاکستان

بننے سے بہت پہلے پاکستان کی قیادت کر چکے تھے۔اب خانقاہ نشینوں کے لیے رسم شبیری ادا کرنے کا وقت آ گیا تھا۔سوانہوں نے شب و روز مزارات پر آہ و زاریاں کرنے والے بوسے دینے والے سر بسجود ہونے والے لوگ پیروں کو نوٹ تو دیتے تھے لیکن ووٹ سے انکاری ہو گئے۔انہوں نے ووٹ بھٹو کو دیا سوشلزم کو دیا۔JUP نے قومی اسمبلی کے 48 سیٹوں پر اپنے نمائندے کھڑے کئے اور صرف 7 سیٹیں میسر آئیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ شیخ الاسلام حضرت خواجہ قمر الدین سیالویؒ ضعیف العمری' نقاہت' بیماری اور پیرانہ سالی کے باوجود بڑی انتھک محنت فرماتے رہے۔چاروں طرف سے پیر سیال پیر لجپال کی آوازیں آتی تھیں لیکن بڑے اہم مقامات پر سرگودھا' لاہور' گوجرانوالہ' گجرات' بھلوال' ملکوال' میانوالی' بھکر میں نعرے تو لجپال لجپال' پیر سیال پیر سیال کے لگتے تھے۔نوٹ پیر صاحب پر نچھاور ہوتے تھے اور ووٹ بھٹو کو دیتے تھے۔یہ منافق مریدوں کی آوازیں تھیں یقیناً پیر صاحب بہت مایوس ہو گئے۔جمعیت العلماء پاکستان کو سرگودھا میں کوئی سیٹ نہ مل سکی۔جو کامیاب ہوئے وہ جھنگ' شورکوٹ' حیدرآباد' کراچی' مظفر گڑھ اور دیگر علاقوں سے تھے۔قومی اسمبلی کے سات ممبران میں سے تین حکومت میں شامل ہو گئے۔اور جو چار بچے ان میں بندہ فقیر شاہ احمد نورانی' مولانا محمد ذاکر (چنیوٹ) علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری (کراچی) اور مولانا سید محمد علی رضوی (حیدرآباد سندھ جو علامہ سید محمود احمد رضوی کے ماموں تھے) یہی پارلیمانی پارٹی تھی۔جس نے قادیانیت اور سوشلزم کا مقابلہ کیا۔حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمر الدین سیالویؒ اپنی بیماری کے اور نام نہاد وڈیروں (مریدین) کی بے وفائی سے مایوسی کے سبب مستعفی ہو گئے۔مجھے صدر بنا دیا گیا تب سے اب تک جمعیت العلماء پاکستان کے صدر کی ذمہ داری ادا کر رہا ہوں۔

سوال:1953ء کے بعد یہ جو 1974ء میں ایک بار پھر عظیم الشان تحریک تحفظ ختم نبوت برپا ہوئی اس کے کون سے اسباب تھے جن کے نتیجے میں مسلمانوں میں اتنا جوش و جذبہ پیدا ہوا اور پورے ملک کے مسلمان تحریک تحفظ ختم نبوت کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے؟

جواب: ایمان ایک ایسی قوت ہے جس کی بے شمار برکات ہیں۔ اور تحفظ ختم نبوت خالصتاً ایمانیات کا مسئلہ ہے جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ قادیانیوں نے ربوہ کو اسرائیل کی طرز پر اپنا مرکز و مستقر بنالیا تھا' وہاں کے تمام سرکاری ادارے بھی ان کے تابع تھے اور یہ دراصل ریاست کے اندر ایک خود مختار ریاست تھی' جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ملی و ریاستی مفادات کے خلاف سرگرم عمل تھی۔ مئی 1974ء میں کچھ طلبہ جو اپنے مطالعاتی اور تفریحی دورے پر تھے' دوران سفر ایک ٹرین میں ربوہ کے اسٹیشن پر رکے تو ربوہ کے غنڈوں نے ان پر حملہ بول دیا' مارا پیٹا اور ختم نبوت مردہ باد کے نعرے لگائے' یہ قادیانیوں کی جانب سے ملت اسلامیہ پاکستان کی دینی حمیت اور جذبۂ عشق مصطفیٰ ﷺ کی ایمانی قوت کو پرکھنے کے لیے ایک ٹیسٹ کیس تھا' اگر اس موقع پر غلامان مصطفیٰ ﷺ جذبہ عشق مصطفیٰ ﷺ سے سرشار ہو کر اٹھ کھڑے نہ ہوتے تو قادیانیوں کے حوصلے اور بلند ہو جاتے اور وہ اسٹیبلشمنٹ میں موجود اپنے ایجنٹوں کے ذریعے مملکت کے اقتدار اعلیٰ پر قبضے کی تدبیریں بھی کر سکتے تھے جو ان کا اصل ہدف تھا' لیکن الحمد للہ علی احسانہ! ان کا یہ خواب ناتمام رہا' بلکہ ''عدو شرے برانگیز و مرا اخیرے دراں باشد'' کے مصداق یہ سازش ان کے لیے پیام اجل ثابت ہوئی اور یہ دراصل خاتم الانبیا ﷺ کا معجزہ تھا اور ہمیں یہ دعا قبولیت کے پیکر میں ڈھلتی ہوئی نظر آئی کہ ''اے اللہ تو ان (باطل پرستوں) کے مکر و فریب ہی میں ان کی تباہی و

بربادی کے اسباب مقدر فرما''

ہم نے تحریک کو دو محاذوں پر منظم کیا۔ ایک پارلیمنٹ کے اندر اور دوسرا پارلیمنٹ سے باہر۔ بیرونی محاذ پر کام کرنے کے لیے تمام مکاتب فکر کے اتفاق رائے اور اجماع سے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت تشکیل دی گئی' جس نے ملک بھر میں مسلمانوں کو منظم کیا اور ایسی فضا پیدا ہوئی کہ حکومت کے لیے اس مسئلے کو نظر انداز کرنا ممکن نہ رہا' مولانا محمد یوسف بنوری اس مجلس عمل کے صدر اور علامہ سید محمود احمد رضوی ناظم اعلیٰ تھے اور جس طرح 1953ء کی تحریک میں اس خانوادے کا قائدانہ کردار تھا' اسی طرح 1974ء کی تحریک میں انہوں نے اسی روایت کو قائم رکھا۔ علامہ سید ابوالحسنات قادری' علامہ رضوی کے تایا تھے اور تحفظ ناموس ختم نبوت کی پاداش میں سزائے موت پانے والوں میں ایک ان کے تایا زاد بھائی مولانا سید خلیل قادری تھے۔ پارلیمنٹ کے اندر 1974ء کے بجٹ اجلاس کے فوراً بعد میں نے قادیانیوں کو کافر و مرتد قرار دینے کے لیے قرارداد پیش کی' اسمبلی کے اندر جو دیگر علماء کرام تھے' یعنی مفتی محمود صاحب' علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری صاحب' مولانا سید محمد علی رضوی صاحب' مولانا عبدالحق صاحب اور پروفیسر غفور احمد صاحب وغیرھم اس کے مویدین میں سے تھے۔

اگرچہ پاکستان کی پچھلی اسمبلیوں میں بھی علماء ارکان رہے ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت مجھے نصیب فرمائی اور مجھے یقین کامل ہے کہ بارگاہ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں میرے لیے یہی سب سے بڑا وسیلہ شفاعت ونجات ہوگا۔ اس دوران متنبّی قادیان کے خلیفہ نے پیش کش کی کہ وہ اسمبلی میں پیش ہو کر اپنا موقف پیش کرنا چاہتے ہیں' ہم نے خوش آمدید کہا' قادیانی اور لاہوری دونوں گروپوں کے سربراہان آئے۔ پوری قومی

اسمبلی کو ایک خصوصی کمیٹی کی شکل دے دی گئی اور اس کے In Camera اجلاس شروع ہوئے' جن میں صرف ارکان کو شرکت کی اجازت تھی۔ طریقہء کار کے مطابق ہم یعنی تمام علماء کرام اپنے سوالات تحریری شکل میں جناب یحیٰ بختیار صاحب اٹارنی جنرل آف پاکستان کو دیتے تھے اور وہ قواعد وضوابط کے مطابق وہ سوالات پوچھتے' ان کا اس مسئلے میں کردار بلاشبہ بہت جاندار تھا' ان سوالات کے نتیجے میں مرزا غلام احمد قادیانی اور قادیانیت کا دجل وفریب کھل کر ارکان اسمبلی کے سامنے آ گیا اور سب کی غیرت ایمانی جاگ اٹھی اور اب ان کے سامنے دو راستے تھے یا تو مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے کو تسلیم کر کے خود کو اور پوری امت مسلمہ کو غیر مسلم تسلیم کریں اور یا انکار ختم نبوت اور جھوٹے ادعاء نبوت کے سبب مرزا غلام احمد قادیانی' اس کو نبی ماننے والے قادیانی گروپ اور مجدد ماننے والے لاہوری گروپ کو کافر و مرتد قرار دیں۔ اس طرح الحمدللہ! پاکستان میں یہ معجزہ خاتم الانبیاء ﷺ ہم عاجز و ناکارہ غلامان مصطفیٰ ﷺ کی مساعی اور پوری ملت اسلامیہ پاکستان کی تائید وحمایت اور پارلیمنٹ کے اندر اور باہر تمام مکاتب فکر کے علماء کی بھرپور جدوجہد کے نتیجے میں ظہور پذیر ہوا۔ اور 7 ستمبر 1974ء کو قادیانیوں کو کافر و مرتد قرار دینے کی قرارداد اتفاق رائے سے منظور کی گئی۔ اس مہم میں علماء اراکین کے علاوہ بعض دیگر ارکان مثلاً موجودہ اسمبلی کے اسپیکر جناب الٰہی بخش سومرو کے والد حاجی مولا بخش سومرو کا کردار بڑا موثر اور مجاہدانہ تھا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔

سوال: آپ کی نظر میں امتناع قادیانیت کی آئینی ترمیم کی منظوری کے بعد پاکستان کے آئینی وقانونی ڈھانچے پر بین الاقوامی سطح پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

جواب: چونکہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ہم مسلمان کی تعریف آئین میں شامل کرا چکے تھے، یہ مسئلہ تحفظ ختم نبوت کے لیے ہماری آئینی و قانونی نظام کی خشت اول تھی۔ پھر قادیانیوں کو کافر و مرتد قرار دینے کی آئینی ترمیم سے اس کی تکمیل ہو گئی۔ بعدازاں پاسپورٹ اور شناختی کارڈ کے فارم میں مسلمان کے لیے ختم نبوت کے اقرار اور مرزائیوں کے قادیانی و لاہوری گروپ سے برأت کا حلفیہ بیان لازمی قرار دیا گیا، اس طرح ناموں کے اشتباہ سے جو قادیانی ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے مسلم ہونے کا دعویٰ کرتے تھے بلکہ مکرو فریب سے مسلمانوں میں شامل ہو جاتے تھے، اس کا سدباب ہو گیا۔ بعد میں جنرل ضیاء الحق کے دور حکومت میں جداگانہ انتخاب کی طرف پیش رفت ہوئی جو شروع ہی سے ہمارے مقاصد و اہداف میں شامل تھا، اور قادیانیوں کے ناموں کا اندراج غیر مسلموں کی فہرستوں میں کرانا لازمی قرار پایا۔ سعودی عرب، ملائیشیا، انڈونیشیا اور دیگر مسلم ممالک کی حکومتوں نے قادیانیوں کو غیر مسلموں کا درجہ دینا شروع کیا، حتیٰ کہ جنوبی افریقہ کی غیر مسلم عدالت نے بھی اس کی توثیق کی کہ قادیانی مسلم نہیں ہیں۔ قادیانیوں پر مسجد کے نام سے اپنی عبادت گاہ بنانے پر پابندی عائد کر دی گئی، صدر اور وزیراعظم کے حلف نامے میں ختم نبوت کا اقرار لازمی قرار پایا۔ ابھی بہت سے اہداف ہیں جن کا حصول باقی ہے اور الحمدللہ! اس کے ضمن میں ہمارا جہاد جاری ہے اور ہم اپنے دینی اہداف کے حصول تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

قومی اسمبلی میں قائد اہلسنت سفیر اسلام

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی کی تاریخ ساز قرارداد

30 جون 1974ء کو قومی اسمبلی میں اپوزیشن نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے جو قرارداد پیش کی تھی، اس کا متن درج ذیل ہے:

جناب سپیکر،

قومی اسمبلی پاکستان

محترمی!

ہم حسب ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں!

ہرگاہ کہ یہ ایک مکمل مسلمہ حقیقت ہے کہ قادیان کے مرزا غلام احمد نے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کیا، نیز ہرگاہ کہ نبی ہونے کا اس کا جھوٹا اعلان، بہت سی قرآنی آیات کو جھٹلانے اور جہاد کو ختم کرنے کی اس کی کوششیں، اسلام کے بڑے بڑے احکام کے خلاف غداری تھی۔

نیز ہرگاہ کہ وہ سامراج کی پیداوار تھا اور اس کا واحد مقصد مسلمانوں کے اتحاد کو تباہ کرنا اور اسلام کو جھٹلانا تھا۔

نیز ہرگاہ کہ پوری امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار چاہے وہ مرزا غلام مذکور کی نبوت کا یقین رکھتے ہوں یا اسے اپنا مصلح یا مذہبی رہنما کسی بھی صورت میں گردانتے ہوں، دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔

نیز ہرگاہ کہ ان کے پیروکار، چاہے انہیں کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمانوں کے ساتھ گھل مل کر اور اسلام کا ایک فرقہ ہونے کا بہانہ کر کے اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

نیز ہرگاہ کہ عالمی مسلم تنظیموں کی ایک کانفرنس میں، جو مکہ المکرمہ کے مقدس شہر میں رابطہ العالم الاسلامی کے زیر انتظام 6 اور 10 اپریل 1974ء کے درمیان منعقد ہوئی اور جس میں دنیا بھر کے تمام حصوں سے 140 مسلمان تنظیموں اور اداروں کے وفود نے شرکت کی، متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی گئی کہ قادیانیت، اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے، جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعویٰ کرتی ہے۔

اب اس اسمبلی کو یہ اعلان کرنے کی کارروائی کرنی چاہیے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار، انہیں

چاہے کوئی بھی نام دیا جائے، مسلمان نہیں اور یہ کہ قومی اسمبلی میں ایک سرکاری بل پیش کیا جائے تاکہ اس اعلان کو موثر بنانے کے لیے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی ایک غیر مسلم اقلیت کے طور پر ان کے جائز حقوق و مفادات کے تحفظ کے لیے احکام وضع کرنے کی خاطر آئین میں مناسب اور ضروری ترامیم کی جائیں۔

محرکینِ قرارداد

1- مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی
2- مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری
3- مولانا مفتی محمود
4- پروفیسر غفور احمد
5- مولانا سید محمد علی رضوی
6- مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک)
7- چودھری ظہور الٰہی
8- سردار شیر باز خان مزاری
9- مولانا محمد ظفر احمد انصاری
10- جناب عبدالحمید جتوئی
11- صاحبزادہ احمد رضا قصوری
12- جناب محمود اعظم فاروقی
13- مولانا صدر الشہید
14- مولانا نعمت اللہ
15- جناب عمرا خان
16- مخدوم نور محمد
17- جناب غلام فاروق
18- سردار مولا بخش سومرو
19- سردار شوکت حیات خان
20- حاجی علی احمد تالپور
21- جناب راؤ خورشید علی خان
22- جناب رئیس عطا محمد خان مری

بعد میں حسب ذیل ارکان نے بھی قرارداد پر دستخط کیے۔

23- نوابزادہ میاں محمد ذاکر قریشی
24- جناب غلام حسن خان دھاندلا
25- جناب کرم بخش اعوان
26- صاحبزادہ محمد نذیر سلطان
27- مہر غلام حیدر بھروانہ
28- میاں محمد ابراہیم برق
29- صاحبزادہ صفی اللہ
30- صاحبزادہ نعمت اللہ خان شنواری
31- ملک جہانگیر خان
32- جناب عبدالسبحان خان
33- جناب اکبر خان مہمند
34- میجر جنرل جمالدار
35- حاجی صالح محمد
36- جناب عبدالمالک خان
37- خواجہ جمال محمد کوریجہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

- جس عورت کا شوہر اس سے آخر دم تک راضی رہا وہ جنتی ہے۔ (مسلم شریف)

اور

- تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہے۔ (بخاری شریف)

ملک بشیر احمد نظامی جمعیت علماء پاکستان ضلع لاہور

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مجھے دنیا میں تین باتیں پسند ہیں۔

1۔ حضور ﷺ کے چہرہ انور کی زیارت کرتے رہنا۔

2۔ حضور ﷺ کے دین پر اپنا مال خرچ کرتے رہنا۔

3۔ اپنی بیٹی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عقد ہونا۔

ملک محمد اسلم، اسلم میڈیکل ہال۔ جوہر آباد (فون: 720565)

حدیث نبوی ﷺ

دو آدمی قابل رشک ہیں

ایک وہ جس کو اللہ نے مال دیا اور وہ دن رات اس کی راہ میں صرف کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن دیا ہو اور وہ دن رات (کثرت سے) اس کی تلاوت کرتا ہو (بخاری شریف)

ملک عصمت اللہ اعوان

کیپٹن ملک محمد نصر اللہ خان شہید

شہید بنگلہ۔ مظفر گڑھ روڈ جوہر آباد (فون: 720027)

لاہور و کراچی

(غازی علم الدین شہیدؒ اور غازی عبدالقیوم شہیدؒ کے کارناموں کے حوالے سے)

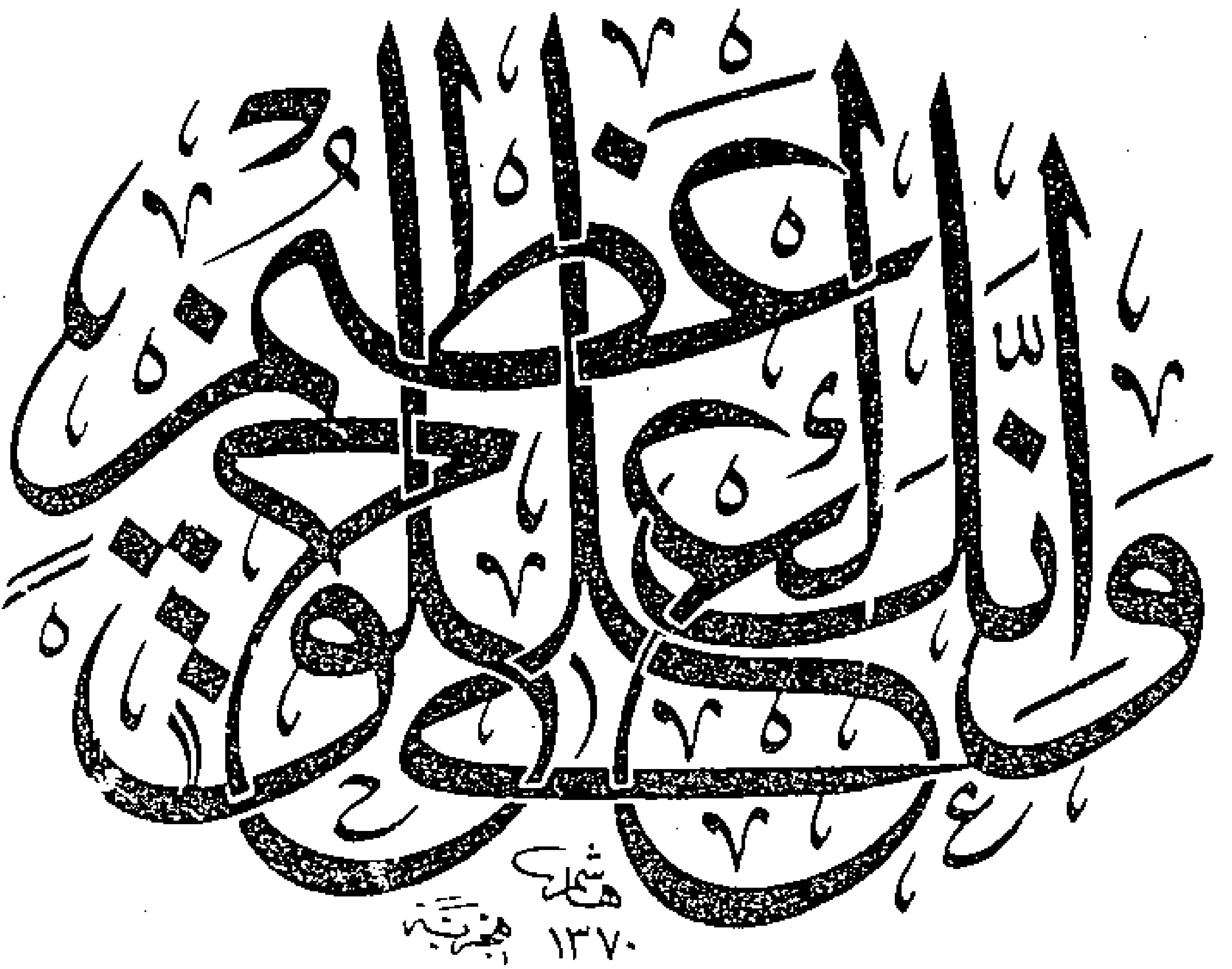
نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمانِ غیور
موت کیا شے ہے؟ فقط عالم معنیٰ کا سفر
ان شہیدوں کی دیت اہلِ کلیسا سے نہ مانگ
قدر و قیمت میں ہے خوں جن کا حرم سے بڑھ کر
آہ! اے مردِ مسلماں، تجھے کیا یاد نہیں
حرفِ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا آخَرُ

(حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ)



مرزا عبدالرزاق طاہر 720411

انجمن غلامان مصطفیٰ جوہر آباد



ہم اتحاد اہلسنت پر قائدین جمعیت
حضرت قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی موظلہ العلی
اور حضرت مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی
کو دل کی عمیق اور تہاہ گہرائیوں سے

مبارک باد

پیش کرتے ہیں

صاحبزادہ طاہر سلطان قادری ---- ملک جاوید اقبال کھارا قادری
جامعہ محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

بزم انوار رضا (پنجاب)

حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

☆ کھانے کی حرص اور بدہضمی ہو تو صحت کہاں؟

☆ بے ادبی کے ساتھ شرف نہیں

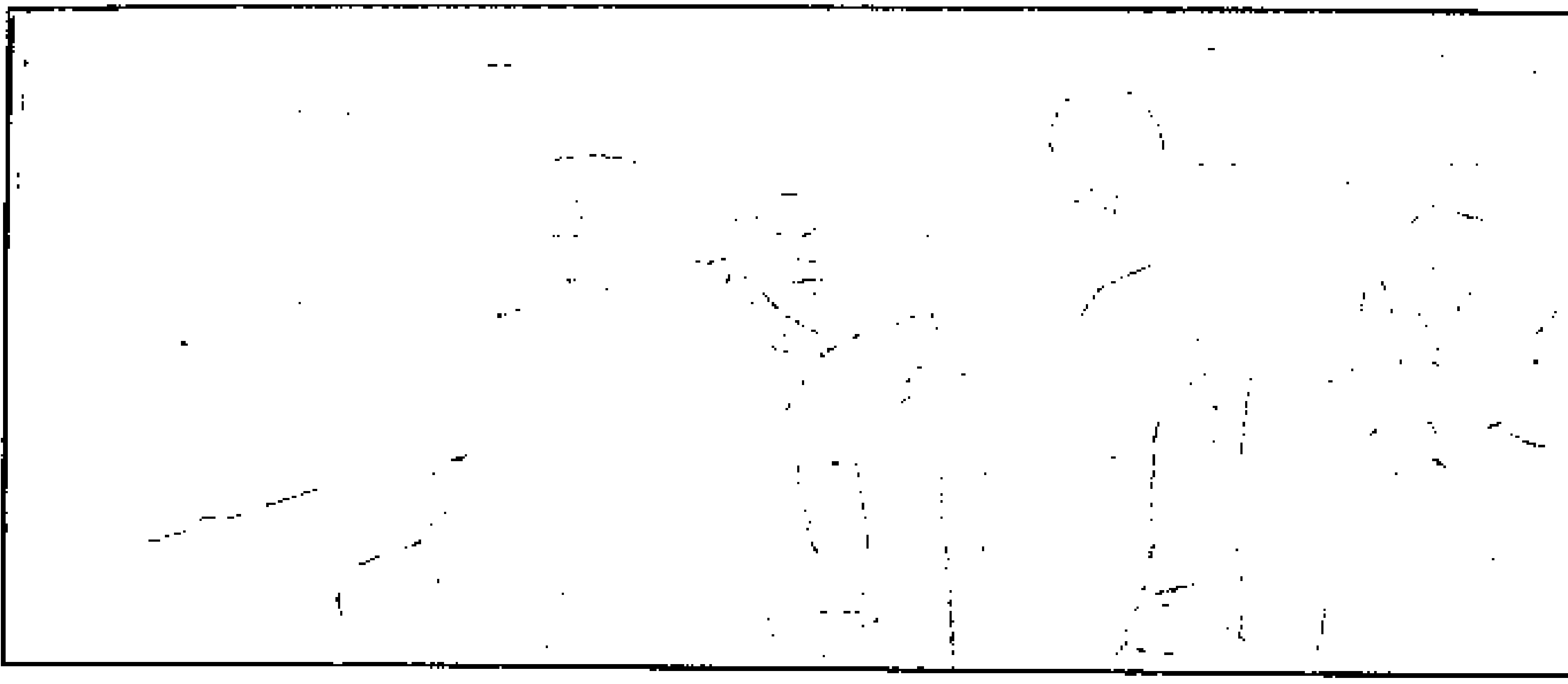
☆ حسد کے ساتھ راحت نہیں

☆ اپنا عوض لیا تو سرداری کہاں؟

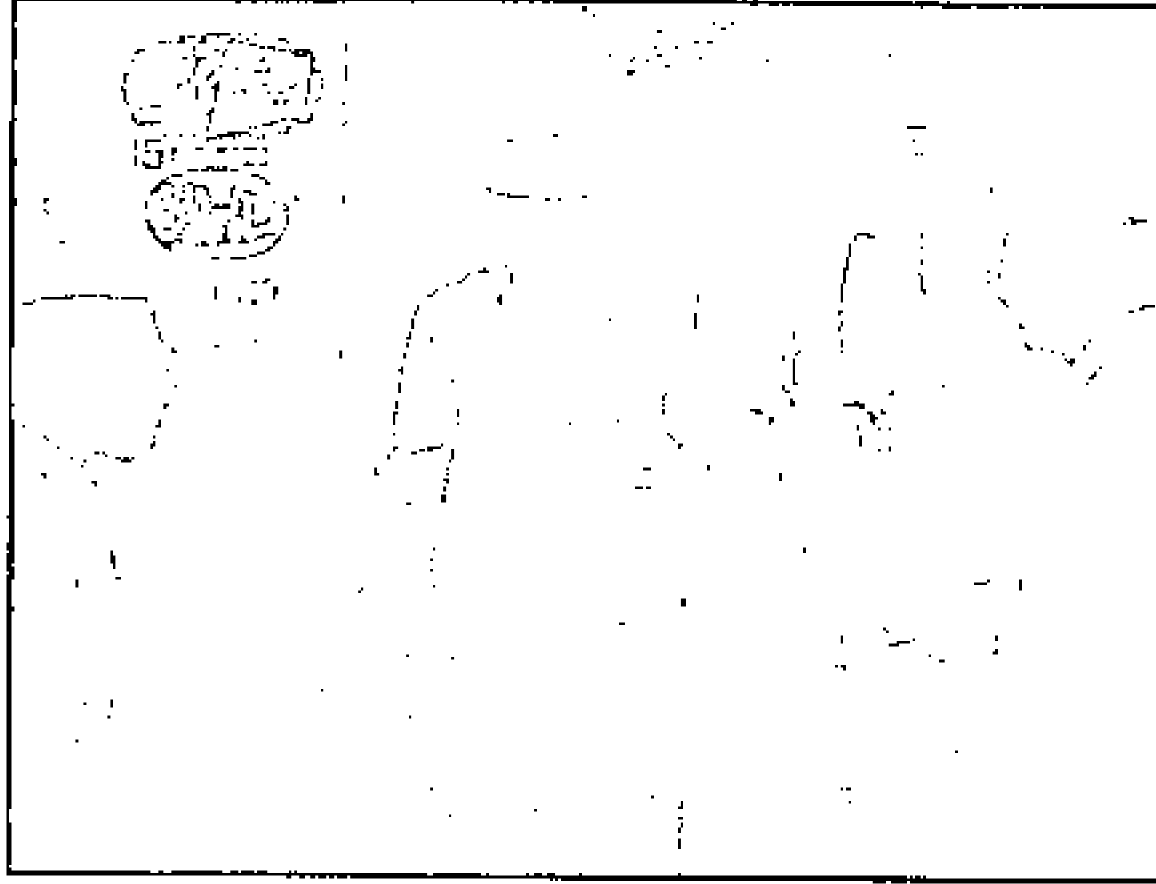
☆ تقویٰ سے بڑھ کر کوئی کرامت نہیں۔

☆ جھوٹے آدمی کو مروت کس کی؟

الحاج محمد بشیر احمد خان۔ ٹاؤن شپ لاہور

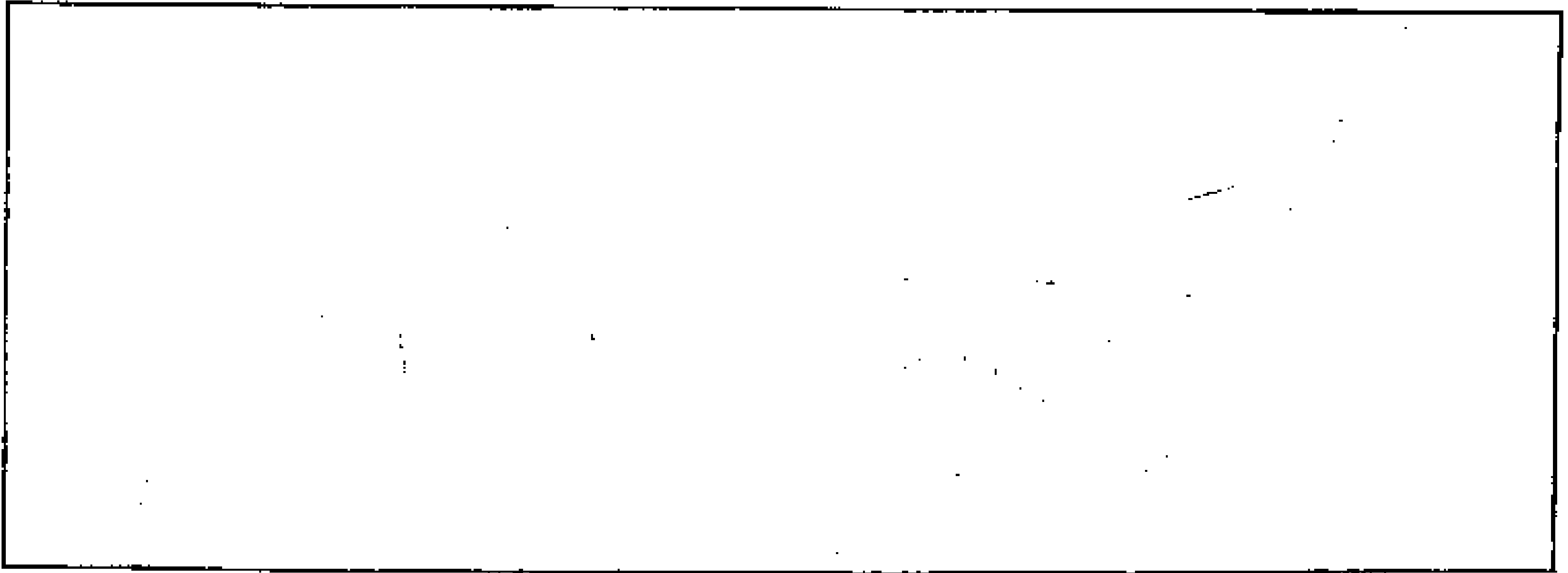


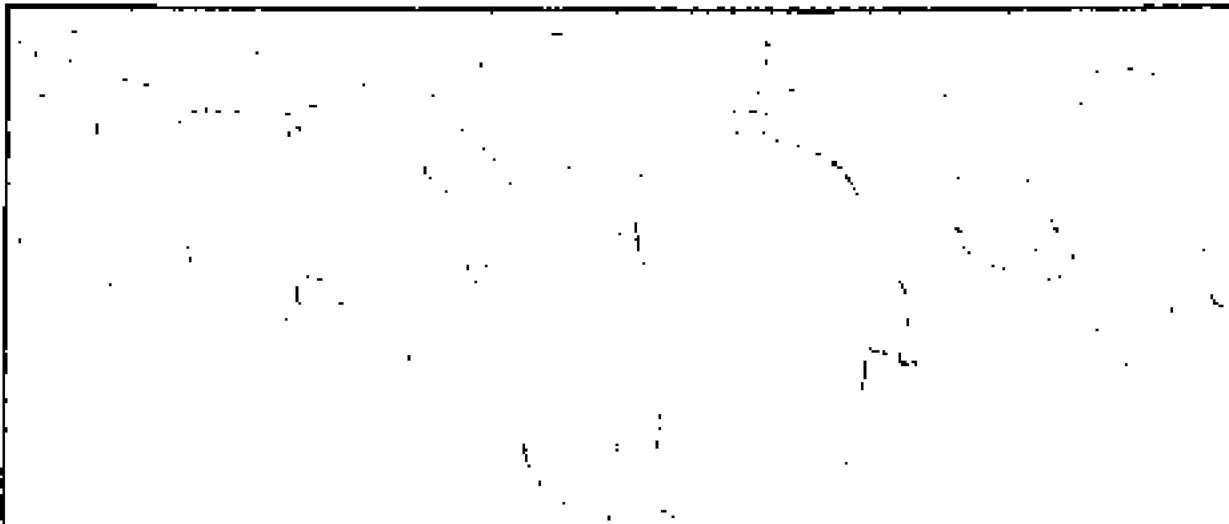
27 اپریل 1998ء
ملی یکجہتی کونسل کے اجلاس کے بعد
مولانا شاہ احمد نورانی، قاضی حسین احمد
عمران حسین چوہدری (برطانیہ)
ملک محبوب الرسول قادری
محمد اشرف سعیدی، فرید پراچہ اور دیگر



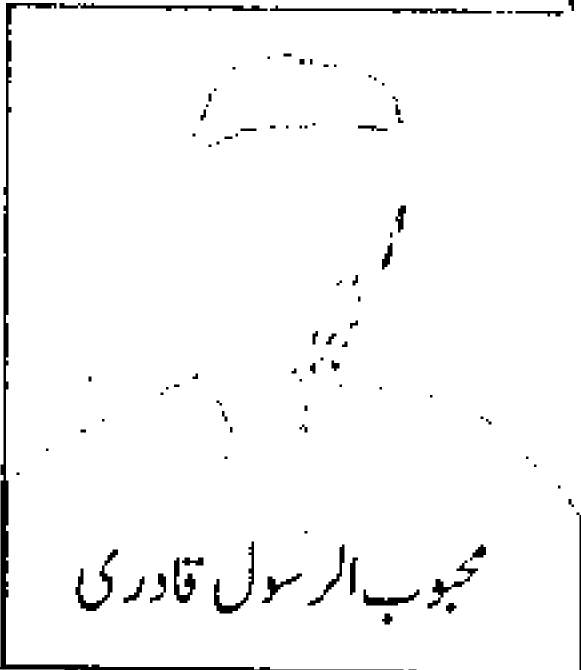
16 جولائی 1994ء
جوہر آباد میں محبوب الرسول قادری کی رہائش گاہ سے
ڈھوک دھمن استاد العلماء مولانا بندیالوی سے ملاقات کے
لئے روانگی مولانا حبیب الرحمٰن مدنی ملک عبدالعزیز اعوان
محبوب الرسول قادری

1997ء جامعہ اسلامیہ لاہور





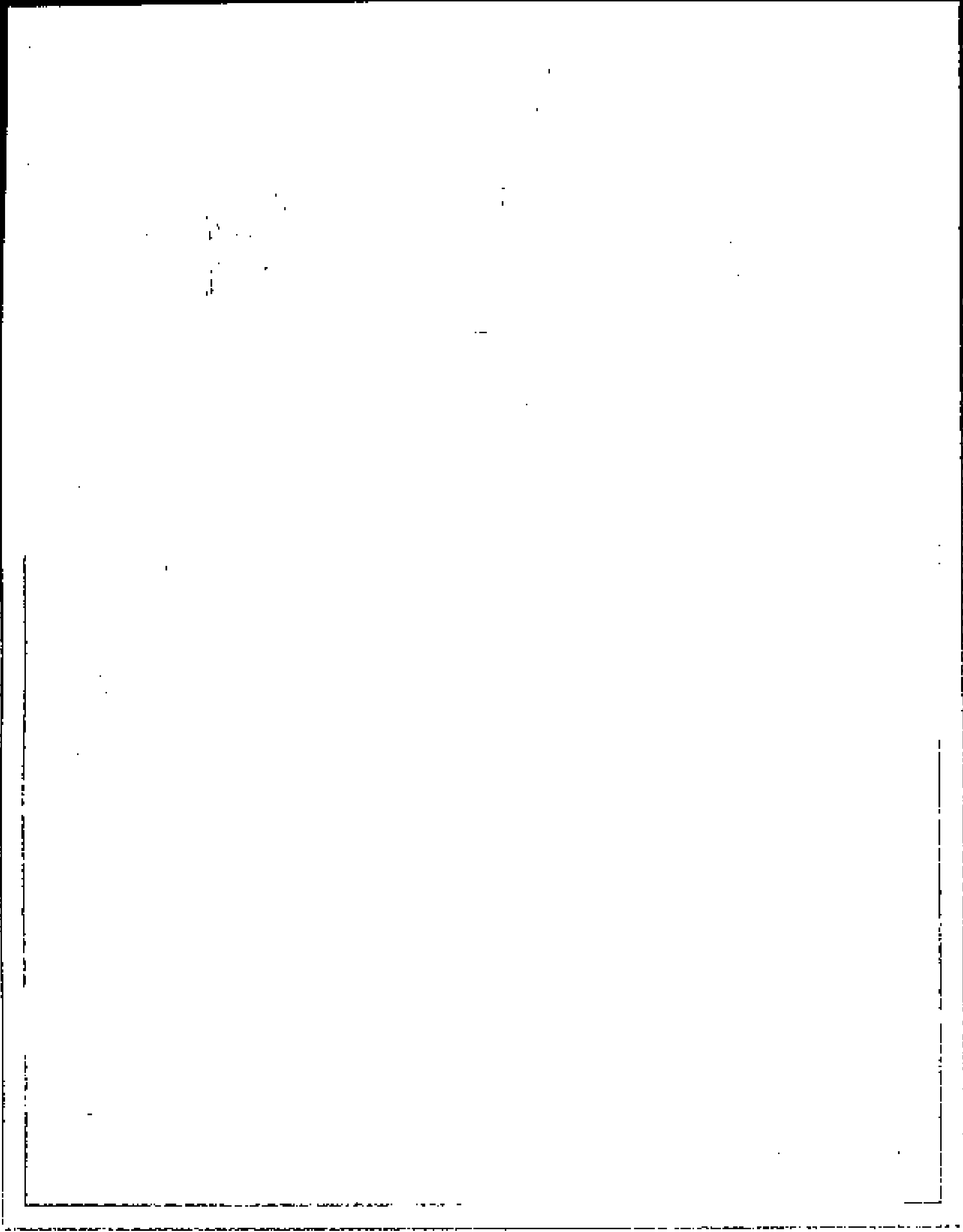
1982ء شہر خوشاب میں امام نورانی اور علامہ شاہ فرید الحق کا استقبال
شفقت حیات خان بلوچ (ایڈووکیٹ) ملک محبوب الرسول قادری
ملا محمد شریف نقشبندی اور دیگر کارکن

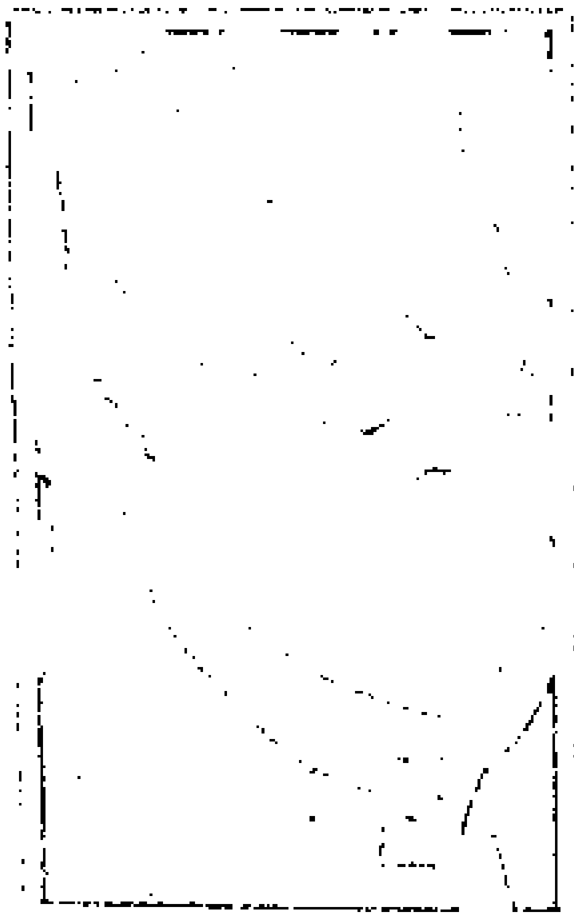


محبوب الرسول قادری

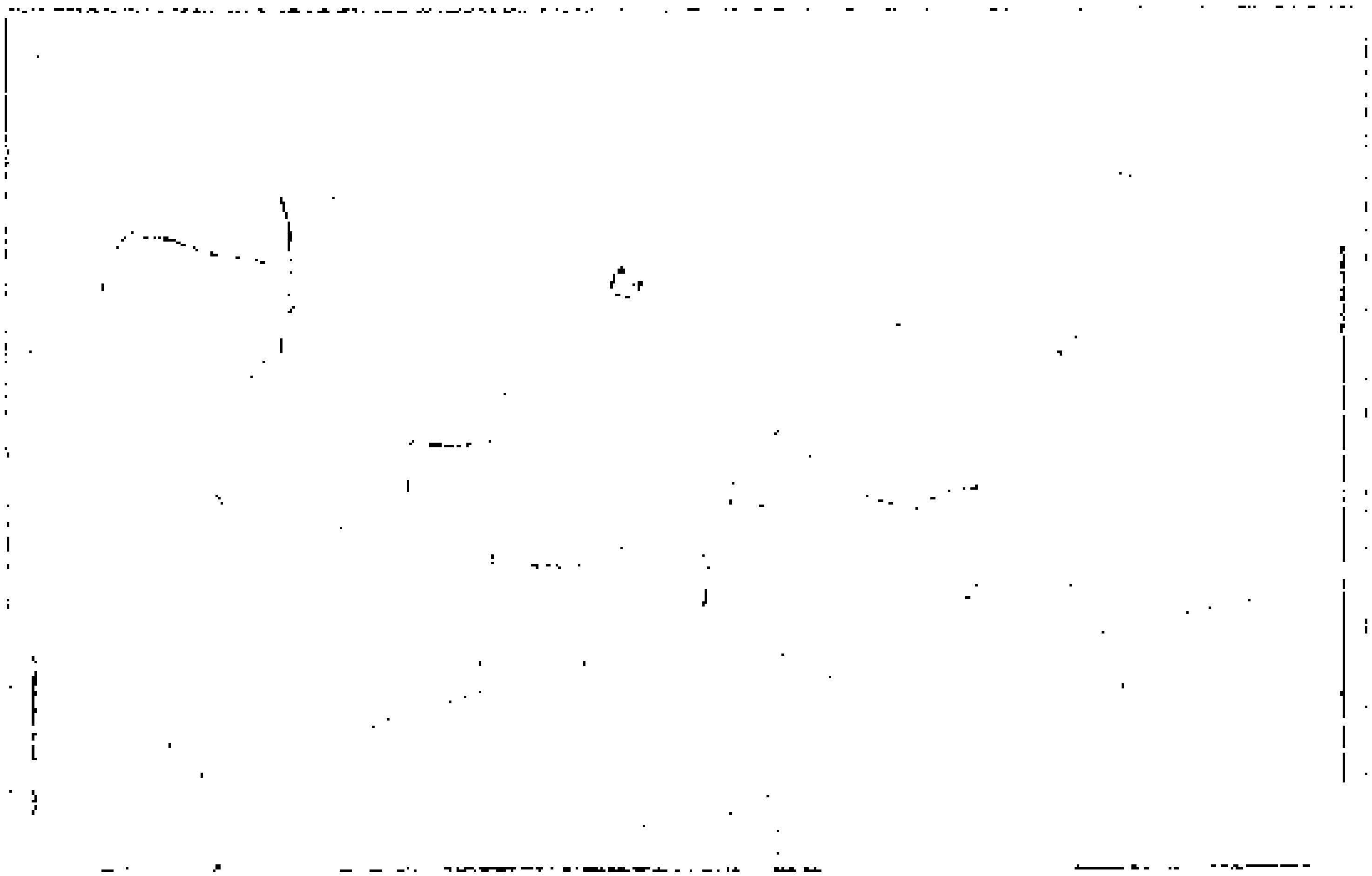


قاری محمد علی قادری





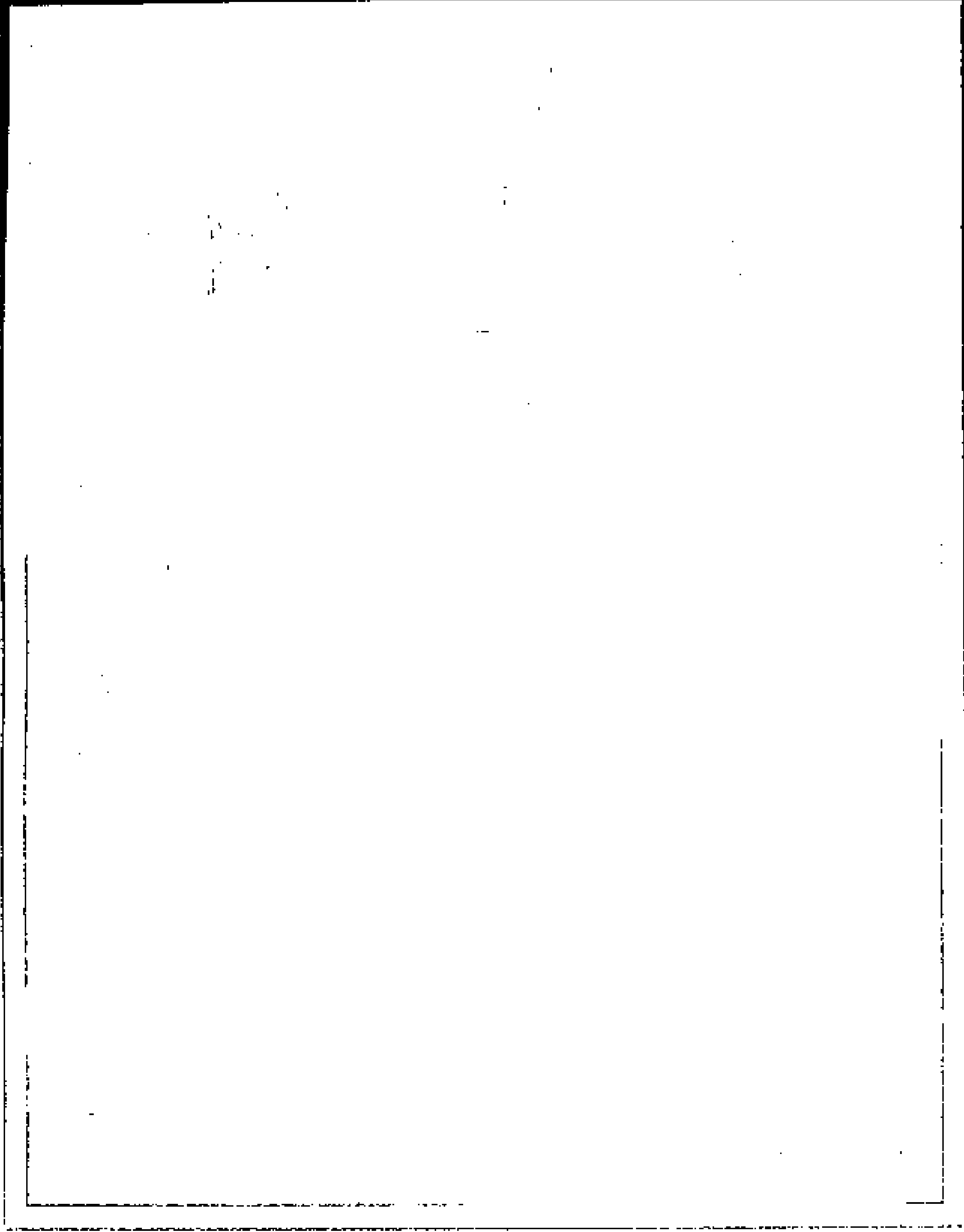
محمد محبوب الرسول قادری

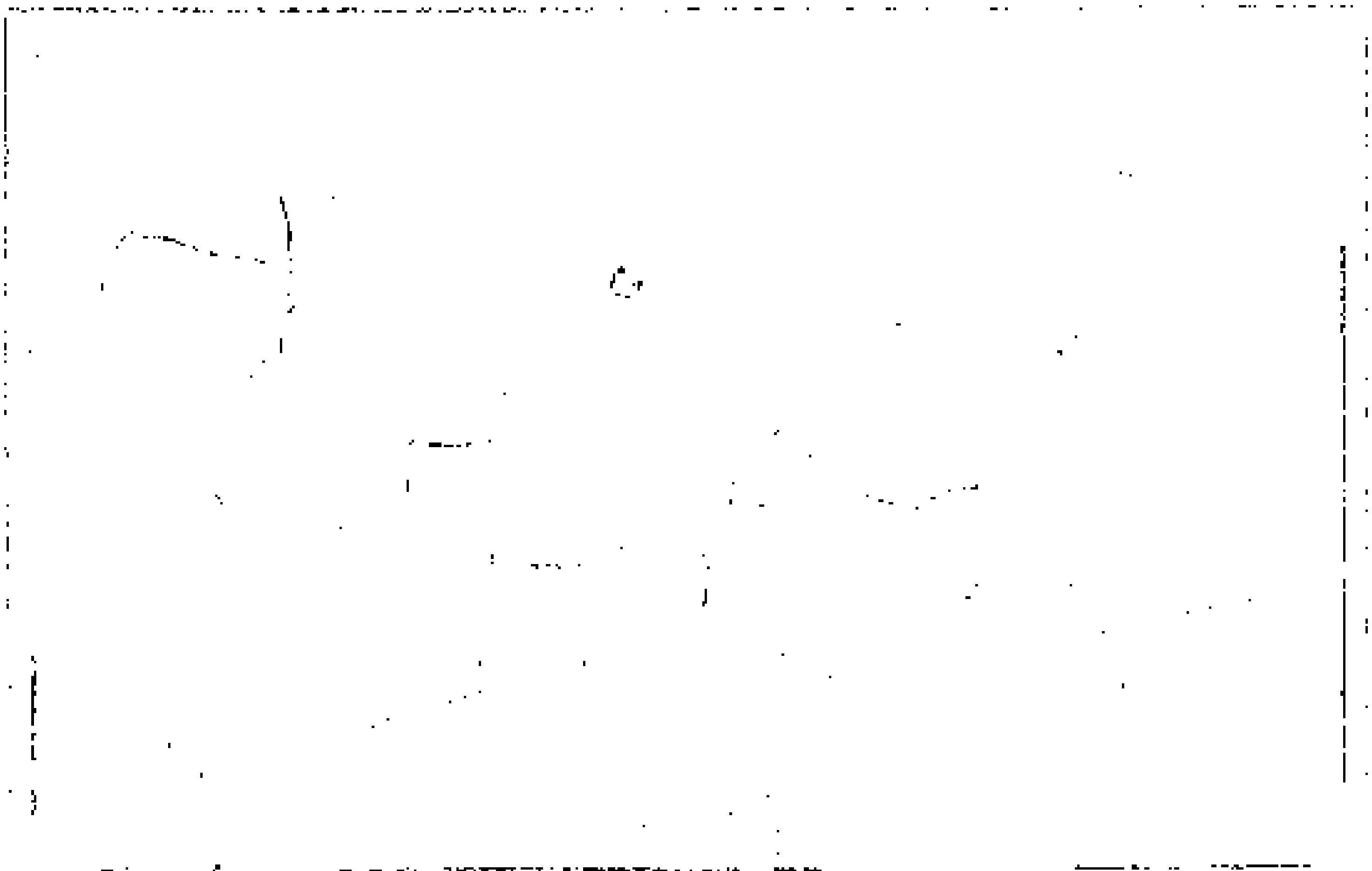


مولانا شاہ احمد نورانی محو گفتگو ہیں

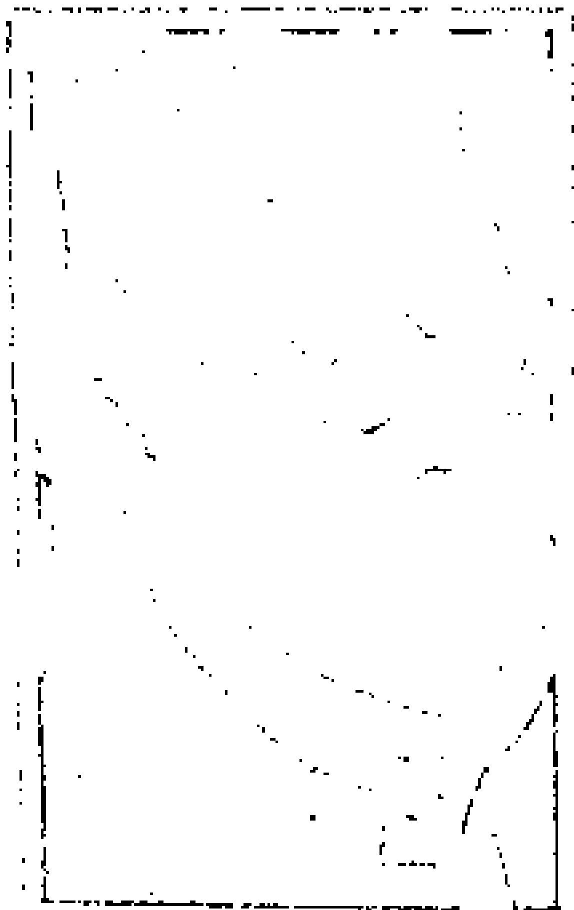
اسلامک فرینڈز پاکستان

فون: 042-7585939- 0454-721787





مولانا شاہ احمد نورانی محو گفتگو ہیں



محمد مجیب الرسول قادری

اسلامک فرینڈز پاکستان

فون: 042-7585020, 0164-724787